بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

ایمان کا لازمی اور منطقی تقاضا یہ ہے کہ انسان کے ہر عمل کا محرک اللہ کی اطاعت کا جذبہ اور روح کی تسکین ہو۔ ایک مسلم فرد یا قوم جب کسی کام یا تحریک کی ابتدا کرے تو اس کی نظر مادی منفعت سے بالاتر اس کے روحانی اور دینی پہلو پر ہونی چاہیئے، اول یہ کہ جس کام کا آغاز کیا جا رہا ہے دین اس کی اجازت دیتا ہے؟ دوم اس عمل سے دینی مقاصد کے حصول کے لیے کس حد تک کامیابی حاصل ہو گی، صرف مادی منفعت اور حظ نفس کے حصول کے لیے اپنی یا قومی صلاحیتوں کا ضیاع دین اسلام کے قطعاً منافی ہے۔

مغربی طرز فکر اور تہذیب و تمدن کے استیلاء نے ہمارے فکر و عمل کی دنیا میں مادہ پرستی کے رجحان کو غالب کر دیا ہے۔ آج ہماری سیاست، معیشت، معاشرت ہر شعبے میں مادی منفعت کی طلب غالب ہے۔ سود حرام ہونے کے باوجود ہماری قومی معیشت کے رگ و پے میں سرایت کئے ہوئے ہے۔ وہ رسم و رواج جنہیں اسلام قطعاً ناپسند کرتا ہے ہماری ہر تقریب کا لازمی حصہ ہیں۔ ہماری سیاست پر بھی مغربی فلسفہ کی گہری چھاپ ہے، ہماری نظریں حصول مقصد پر نہیں کرسئ اقتدار پر جمی رہتی ہیں، چنانچہ روحانیت سے عاری ہماری تحریکیں

اپنی موت آپ مر جاتی ہیں۔ اسلام کے صدر اول سے لے کر آج تک جتنی تحریکیں چلیں ان میں سے وہ تحریکیں جن پر دینی و روحانی اثرات غالب تھے جن کی سیاست اسلام کے تابع تھی جن کا مقصد عزیز ترویج اسلام اور ملت اسلامیہ کی فلاح تھا، ایک زمانہ گزرنے کے باوجود ان تحریکوں سے پیدا ہونے والی حرارت خون مسلم میں گردش کر رہی ہے، مثلاً مرابطین و موحدین کی تحریکیں۔ شیخ احمد سرہندی اور سید احمد بریلوی کی تحریک اور اس طرح کی بے شمار تحریکیں اپنے مذہبی اور روحانی اثرات کی وجہ سے آج بھی مسلمانوں کے دلوں میں زندہ ہیں۔

اگر ہم مملکت خداداد پاکستان کو اسلام کا گہوارہ بنانے کے خواہاں ہیں تو ہمیں زندگی کے ہر شعبے کو دین کے سانچے میں ڈھالنا ہوگا، قرآن شاہد ہے کہ جو اقوام احکام الٰہی پر کاربند ہوئیں اللہ جل شانہ نے ان کے لئے زمین و آسمان کے خزانوں کے دروازے کھول دیئے۔

جس طرح دنیا کی دوسری اقوام اپنے قومی تشخص کی بقا کے لئے اپنے مرکز قومیت کی محتاج ہیں چاہے ان کا تصور قومیت کتنا ہی انسانیت کش اور غیر فطری ہو، اسی طرح امت مسلمہ بھی اپنے ملی تشخص کے لئے اپنی اساس وحدت اور مرکز ملت کی محتاج ہے۔ اس وحدت ملی کی اساس توحید و رسالت پر ایمان ہے اور اس کا مرکز ملت بیت اللہ ہے۔ فطرت کے قوانین عالمگیر ہوتے ہیں، اگر دوسری اقوام اپنے مرکز سے جدا ہو کر اپنے قومی تشخص سے محروم ہو جاتی ہیں تو امت مسلمہ بھی اس قانون سے مستثنیٰ نہیں۔ اس کی بقاء و تحفظ کا راز بھی مرکز ملت سے وابستگی میں مضمر ہے، ہماری جمعیت کا انحصار علاقائی اور لسانی تنازعات پر نہیں بلکہ بقول علامہ اقبال مرحوم۔

"قوت مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تری"

پاکستان کے معروف دانشور و مصنف پروفیسر محمد سرور ۱۹ ستمبر کو ابوظبی میں انتقال فرما گئے

اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم علمی دنیا کے ایک ممتاز فرد تھے۔ دینی علوم کی اشاعت و ترویج میں ان کے قلم نے بھرپور حصہ لیا ان پر شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور مولانا عبیداللہ سندھی کے افکار و تعلیمات کا بڑا اثر تھا۔ انہوں نے ان بزرگوں کے پیغام اور فلسفہ کو سمجھنے میں اپنی زندگی کا بڑا حصہ صرف کیا تھا۔ پھر جو کچھ انہوں نے سمجھا اس کو اُردو زبان میں پیش کرنے کے لئے اپنی صلاحیتوں کا بھرپور استعمال کیا۔ آپ نے "ارمغان شاہ ولی اللہ" کے عنوان سے حضرت شاہ ولی اللہ کی عربی و فارسی تصنیفات سے انتخاب نہایت عمدگی سے ترتیب دیا، اردو داں طبقہ نے ولی اللہی تعلیمات کو سمجھنے کے لئے اس کتاب سے بہت فائدہ اٹھایا: "افادات و ملفوظات حضرت مولانا عبیداللہ سندھی" اور "مولانا عبیداللہ سندھی، حالات زندگی، تعلیمات، سیاسی افکار" کے عنوان سے مولانا عبیداللہ سندھی کے افکار و تعلیمات کو نہایت شرح و بسط سے بیان کیا۔ مرحوم تصوف سے بھی گہری دلچسپی رکھتے تھے، تصوف کی معروف کتاب فوائد الفواد جو خواجہ نظام الدین اولیاء کے ملفوظات پر مشتمل ہے اور خواجہ حسن دہلوی نے جسے مرتب کیا ہے، مرحوم نے اسے اُردو زبان کا خوبصورت جامہ پہنایا، تاریخ پاکستان سے متعلق ان کی ایک کتاب بعنوان "تحریک پاکستان کا ایک باب" اس سلسلے کی کتابوں میں نمایاں مقام رکھتی ہے۔ اس کے علاوہ بھی مرحوم نے بہت بڑا علمی سرمایہ قوم کے لئے پیچھے چھوڑا ہے۔

مرحوم کم و بیش چار پانچ سال ہمارے ماہنامہ فکر و نظر کے مدیر کی حیثیت سے فرائض انجام دیتے رہے، ان کے قلم سے نکلے ہوئے نظرات علمی حلقوں میں دلچسپی سے پڑھے جاتے تھے۔

ماہنامہ فکر و نظر کی مجلس ادارت اور رفقاء ادارہ مرحوم کے لئے دست بدعا ہیں اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائے۔ آمین۔

(مدیر)